# 45174 \_ غصم كى حالت ميں طلاق كا حكم

### سوال

ایك مسلمان خاتون كیے خاوند نیے غصہ كی حالت میں كئی بار " تجھیے طلاق " كیے الفاظ كہیے ہیں، اس كا حكم كیا ہیے خاص كر ان كیے بچے بھی ہیں ؟

### يسنديده جواب

الحمد للم.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کسی شخص کو اس کی بیوی اس کیے ساتھ برا سلوك کرے اور اسیے گالیاں دے، اور غصہ کی حالت میں بیوی کو طلاق دےے دے تو اس کا حکم کیا ہیے ؟

## شیخ کا جواب تها:

" اگر تو مذکورہ طلاق شدت غضب اور شعور نہ ہونے کی حالت میں ہوئی ہے، اور بیوی کی بدکلامی اور گالیوں کی بنا آپ اپنے آپ پر کنٹرول نہ رکھتے تھے اور اپنے اعصاب کے مالك نہ تھے، اور آپ نے شدت غضب اور شعور نہ ہونے کی حالت میں طلاق دی اور بیوی بھی اس کا اعتراف کرتی ہے، یا پھر عادل قسم کے گواہ ہیں جو اس کی گواہی دیتے ہوں تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی.

کیونکہ شرعی دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ شدت غضب۔ اور اگر اس میں شعور اور احساس بھی جاتا رہے۔ میں طلاق نہیں ہوتی.

ان دلائل میں مسند احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث سے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اغلاق کی حالت میں نہ تو غلام آزاد ہوتا ہے اور نہ ہی طلاق ہوتی ہے "

اہل علم کی ایك جماعت نے " اغلاق " كا معنی یہ كیا ہے كہ اس سے مراد اكراہ یعنی جبر یا غصہ ہے؛ یعنی شدید

×

غصہ، جسے شدید غصہ آیا ہو اس کا غصہ اسے اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کرنے دیتا، اس لیے شدید غصہ کی بنا پر یہ پاگل و مجنون اور نشہ کی حالت والے شخص کے مشابہ ہوا، اس لیے اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی.

اور اگر اس میں شعور و احساس جاتا رہیے، اور جو کچھ کر رہا ہیے شدت غضب کی وجہ سے اس پر کنٹرول ختم ہو جائے تو طلاق واقع نہیں ہوتی.

غصہ والے شخص کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

جس میں احساس و شعور جاتا رہے، اسے مجنون و پاگل کے ساتھ ملحق کیا جائیگا، اور سب اہل علم کے ہاں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی.

دوسرى حالت:

اگرچہ شدید غصہ ہو لیکن اس کا شعور اور احساس نہ جائے بلکہ اسے اپنے آپ پر کنٹرول ہو اور عقل رکھتا ہو، لیکن غصہ اتنا شدید ہو کہ اس غصہ کی بنا پر اسے طلاق دینے پر مجبور ہونا پڑے، صحیح قول کے مطابق اس شخص کی بھی طلاق واقع نہیں ہوگی.

تيسري حالت:

عام قسم کا غصہ ہو اور بہت شدید اور زیادہ نہ ہو، بلکہ عام سب لوگوں کی طرح غصہ ہو تو یہ ملجئ نہیں کہلاتا اور اس قسم کی سب علماء کے ہاں طلاق واقع ہو جائیگی " انتہی

ديكهيں: فتاوى الطلاق جمع و ترتيب ڈاكٹر عبد اللہ الطيار اور محمد الموسى صفحہ ( 19 \_ 21 ).

شیخ رحمہ اللہ نے دوسری حالت میں جو ذکر کیا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ کا بھی یہی اختیار ہے، اور پھر ابن قیم رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں ایك كتابچہ بھی تالیف کیا ہے جس كا نام " اغاثۃ اللهفان فی حكم طلاق الغضبان " ركھا ہے، اس میں درج ہے:

غصہ کی تین قسمیں ہیں:

پېلى قسم:

انسان کو غصہ کی مبادیات اور ابتدائی قسم آئے یعنی اس کی عقل و شعور اور احساس میں تبدیلی نہ ہو، اور جو کچھ

×

کہہ رہا ہے یا کر رہا ہے اس کاادراك رکھتا ہو تو اس شخص کی طلاق واقع ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے، اور اس کے سب معاہدے وغیرہ صحیح ہونگے.

### دوسری قسم:

غصہ اپنی انتہائی حد کو پہنچ جائے کہ اس کا علم اور ارادہ ہی کھو جائے اور اسے پتہ ہی نہ چلے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کیا کہہ رہا ہے، اور وہ کیا ارادہ رکھتا ہے، تو اس شخص کی طلاق نہ ہونے میں کوئی اختلاف نہیں.

چنانچہ جب اس کا غصہ شدید ہو جائیے چاہیے وہ علم بھی رکھتا ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہیے تو اس حالت میں بلاشك و شبہ اس کے قول کو نافذ نہیں کیا جائیگا، کیونکہ مکلف کے اقوال تو اس صورت میں نافذ ہوتے ہیں جب قائل کی جانب سے صادر ہونے اور اس کے معانی کا علم رکھتا ہو، اور کلام کا ارادہ رکھتا ہو.

### تیسری قسم:

ان دو مرتبوں کیے درمیان جس کا غصہ ہو، یعنی مبادیات سیے زیادہ ہو لیکن آخری حدود کو نہ چھوئیے کہ وہ پاگل و مجنون کی طرح ہو جائے، تو اس میں اختلاف پایا جاتا ہیے.

شرعی دلائل اس پر دلالت کرتیے ہیں کہ اس کی طلاق اور آزاد کرنا اور معاہدے جن میں اختیار اور رضامندی شامل ہوتی ہے نافذ نہیں ہونگے، اور یہ اغلاق کی ایك قسم ہے جیسا کہ علماء نے شرح کی ہے " انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ

منقول از: مطالب اولى النهي ( 5 / 323 ) اور زاد المعاد ( 5 / 215 ) ميں بهي اس جيسا ہي لکها ہے.

خاوند کو چاہیےے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈرے اور طلاق کے الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کرے، تا کہ اس کے گھر کی تباہی نہ ہو اور خاندان بکھر نہ جائے۔

اسی طرح ہم خاوند اور بیوی دونوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے حدود اللہ کا نفاذ کریں اور یہ ہونا چاہیے کہ کوئی ایسی نظر ہو جو دیکھے کہ خاوند کی جانب سے بیوی کے معاملہ میں جو کچھ ہوا ہے کیا وہ عام غصہ کی حالت میں ہوا ہے یعنی تیسری قسم میں جس میں سب علماء کے ہاں طلاق واقع ہو جاتی

اور انہیں اپنے دینی معاملہ میں احتیاط سے کام لینا چاہیے اور یہ مت دیکھیں کہ دونوں کی اولاد ہے، جس کی بنا پر یہ تصور کر لیا جائے کہ جو کچھ ہوا وہ غصہ کی حالت میں ہوا اور فتوی دینے والے کو اس کے وقوع پر آمادہ کر دے ۔ حالانکہ دونوں یعنی خاوند اور بیوی کو علم تھا کہ یہ اس سے کم درجہ رکھتا تھا ۔۔

×

اس بنا پر اولاد کا ہونا خاوند اور بیوی کو طلاق جیسے الفاظ ادا کرنے میں مانع ہونا چاہیے، یہ نہیں کہ اولاد ہونے کی وجہ سے وہ شرعی حکم کے بارہ میں حیلہ بازی کرنا شروع کر دیں اور طلاق واقع ہو جانے کے بعد اس سے کوئی مخرج اور خلاصی و چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کریں، اور فقهاء کرام کی رخصت کو آلہ بنا لیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین کے شعائر اور قوانین میں بصیرت سے نوازے۔

والله اعلم.